اہلسنت والجماعت احناف دیوبند کا ترجمان

اہل حق
Ahl e Haq

جلد 1 شوال المکرّم ۱۴۳۱ھ، اکتوبر 2010ء شمارہ 5

بیاد : امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



اقبال ترے شہر میں

یہ جو ظلم ہوا.....

یہ کچھ کم نہ تھا.....

نہ زمین پھٹی، نہ آسمان گرا.....

منیب و مغیث کا تھا قصور کیا؟.....

ملی انہیں کس جرم کی سزا؟.....

اقبال ترے شہر میں.....

کیا ایک بھی صاحب درد نہ تھا؟؟؟؟؟

سانحہ سیالکوٹ کے مظلوم شہید بھائیوں کی فریاد

اہلسنت والجماعت احناف دیوبند کا ترجمان

ماہنامہ اہل حق

Ahl e Haq

جلد 1 شوال المکرم ۱۴۳۱ھ، اکتوبر 2010ء شمارہ 5

بانی: ارسلان شکیل بھائی مدظلہ العالی

مدیر: ساجد خان نقشبندی

مجلس شوریٰ اہلحق

میاں ارسلان شکیل صاحب	امیر مجلس
غازی بھائی	مرکزی نگراں و ناظم اعلی
یاسر بھائی	ناظم اعلی
حافظ سعد بھائی	ناظم اعلی
مولانا حافظ محمد خان صاحب مدظلہ العالی	رکن مجلس شوری
ساجد خان بھائی	رکن مجلس شوری
ناصر نعمان	رکن مجلس شوری
محترم ملنگ بھائی	رکن مجلس شوری

کمپوزرز این ہونسٹ بھائی

ڈیزائنر

ویب سائٹ ڈیزائنرز و ٹیکنیشنرز

السیف بھائی — عمر عثمان فاروقی بھائی

ویڈیو میکرز

سہیل بھائی — عمر عثمان فاروقی بھائی

ناظم دارالافتاء اہلحق

مفتی ایکسپوزنگ باطل صاحب مدظلہ العالی

فہرست مضامین

درس قرآن

درس حدیث

حمد باری تعالیٰ

نعت رسول مقبول ﷺ

اداریہ

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سیرت

شوال کے احکام

بریلوی معترض پر خدا کا غضب

بجواب

دیوبندیوں کے غوث اعظم رشید احمد گنگوہی کا شجرہ نسب

علامہ ابن القیم اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

شیعہ مذہب کی مستند کتب میں اہل بیت کی روایات کی تعداد

ایک تحقیقی جائزہ

بدبودار نظام

سانحہ سیالکوٹ کے مظلوم شہید بھائیوں کی فریاد

حمد باری تعالیٰ

ظاہر مطیع و باطن ذِکر مدام تیرا
زِندہ رہوں الٰہی ہوکر تمام تیرا

بگڑے نظامِ دین کو میرے بھی ٹھیک کردے
ہردوسرا میں کیا کیا ہے انتظام تیرا

باطن میں میرے یارب بس جائے یاد تیری
ہردم رہے حضوری دل ہومقام تیرا

مونس ہو میری جاں کی فکر مدام تیری
ہمدم ہومیرے دل کا فکرِ دوام تیرا

دل کو لگی رہے دھن لیل ونہار تیری
مذکور ہوزباں پر ہر صبح وشام تیرا

موردر ہے یہ ہردم تیری تجلیوں کا
ہوجائے قلب میرا بیت الحرام تیرا

سینہ میں ہومنقش یارب کتاب تیری
جاری رہے زباں پر ہردم کلام تیرا

ہے خوبی دو عالم اک حسن خاتمہ پر
کرنا سراس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا

رگ رگ میں مرتے دم ہوصدق یقیں کے باعث
تیرے نبی کی وقعت اوراحترام تیرا

محشر میں ہو پہنچ کر اس تشنہ لب کو حاصل
تیرے نبی کے ہاتھوں کوثر کا جام تیرا

دونوں جہاں میں مجھکو مطلب تو ہی تو ہے
ہونچتہ کارِ وحدت مجذوبؔ خام تیرا

نعت رسول مقبول ﷺ

اتنا ہؤا قریب کہ وہ دُور ہوگیا
اتنا ہوا عیاں کہ وہ مستور ہوگیا

پردہ کیا ہے دُور تو کیا دُور ہوگیا
وہ آپ اپنے نُور میں مستور ہوگیا

سارا بدن حضور کا جب نُور ہوگیا
پھر دُور کیا ہے سایہ اگر دور ہوگیا

وہ نُورِ حق جو قبر میں مستُور ہوگیا
ہر ذرہ زمین لحد طُور ہوگیا

حضرت کا جس مقام پہ مذکور ہوگیا
ہر سو ملائکہ سے وہ محضُور ہوگیا

دشمن بھی مان لینے پہ مجبور ہوگیا
بے اختیار خم سر مغرور ہوگیا

آیا جو سامنے وہی محضُور ہوگیا
زنّار کفر توڑ کے ذوالنور ہوگیا

سُوئے مدینہ جانے کا مقدور ہوگیا
سامانِ راحتِ دل رنجور ہوگیا

جس کا خدا کو بخشنا منظور ہوگیا
اس کو مدینہ جانے کا مقدور ہوگیا

جس دم تصور رخ پُر نور ہوگیا
سینہ تمام نور سے معمور ہوگیا

خطّہ عرب کا نور سے معمور ہوگیا
سارا اندھیرا کفر کا کافور ہوگیا

مشق تصوّر رخ پر نور جب بڑھی
میں سر سے لے کے تابقدم نور ہوگیا

کیا فیض تھا کہ پڑگئی جس پر بھی اک نظر
رشکِ جُنید و شبلی و منصور ہوگیا

ماہ عرب کہ مہر جہاں تاب تھے حضور
عالم تمام نور سے معمور ہوگیا

ہر قول و فعل حضرت محبوب کبریا
تا حشر خلق کے لئے دستور ہوگیا

یا جان لینے آیا تھا قاتل حضور کی
یا اپنی جان دینا بھی منظور ہوگیا

ملتے ہی آنکھ دشمنِ جاں بھی تھا جاں نثار
پہلا ہی وار آپؐ کا بھر پور ہوگیا

موتی بکھیرے مَیں نے مزار حضور پر
ہر قطرہ اشک کا درّ منثور ہوگیا

زیرِ علم حضور کے آکر جو لے پناہ
مغلُوب بھی مظفّر و منصور ہوگیا

شغل درود بھی ہے عجب شغل خوشگوار
جتنا تھا رنج و غم مرا سب دور ہوگیا

کیا حد ہے فیض شافع محشر تو دیکھئے
مجھ سا گنہگار بھی مغفور ہوگیا

گو تھے اُویس دور مگر ہوگئے قریب
بوجہل تھا قریب مگر دور ہوگیا

کیف نگاہِ ساقی کوثر نہ پوچھئے
آیا جو سامنے وہی مخمور ہوگیا

اِک دم نظر جو گُنبدِ خضرا پہ جا پڑی
سارا سفر کا رنج وتعب دُور ہوگیا

سب نعت ہی ہے جسکی بھی تعریف کیجئے
صل علیٰ جو کہنے کا دستُور ہوگیا

مجذوبؔ کی معاف نہیں ہرزہ گوئیاں
ایک شعر بھی جو نعت کا منظور ہوگیا

اب بعد نعت ہر زہ سرائی کا مُنہ نہیں
مجذُوبؔ شعر کہنے سے معذُور ہوگیا

اہم ترین

اطلاعات کے مطابق بریلوی جعلی صوفیوں، عاملوں اور پیروں کی تنظیم ''لاثانی سرکار'' نے بریلوی شکن دوماہی ''راہ سنت لاہور'' میں اپنے خلاف مضمون کے شائع ہونے پر اور باطل شکن فورم ''حق فورم'' کے خلاف لاہور کے ایک پولیس سٹیشن میں قانونی کاروائی کیلئے درخواست دائر کردی ہے کہ یہ رسالہ اور فورم ہمارے خلاف مواد شائع کر کے ہماری دل آزاری کا سبب بن رہا ہے اس کے علاوہ حق فورم پر پاکستان کے مفادات کے خلاف مواد شائع کرنے کا سنگین الزام بھی لگایا گیا ہے۔ اس بارے میں مزید معلومات انشاءاللہ اگلے شمارے میں شائع کی جائیں گی۔ یا پھر شوری کے ذمہ داران اور حق فورم سے رجوع فرمائیں

درس قرآن

وَاِذَا قِيْلَ لَـهٗ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ . وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهٗ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُوْفٌ بِالْعِبَادْ. يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنْ. فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. ﴿البقرہ ۲۰۶. ۲۱۰﴾

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا خوف کرو تو نخوت اس کو گناہ پر اور آمادہ کر دیتی ہے چنانچہ اس شخص کو تو جہنم ہی راس آئے گی اور یقین کرو وہ بہت برا بچھونا ہے اور (دوسری طرف) لوگوں میں وہ شخص بھی ہے جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر جان کا سودا کر لیتا ہے اور اللہ (ایسے) بندے پر بڑا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو یقین جانو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر جو روشن دلائل تمہارے پاس آ چکے ہیں اگر تم ان کے بعد بھی (راہ راست سے) پھسل گئے تو یاد رکھو اللہ اقتدار میں بھی کامل حکمت میں بھی کامل۔

تشریح: یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے جنھوں نے اپنی جانیں اسلام کے مقاصد کیلئے کھپا رکھی تھیں۔ ایسے کئی صحابہ کے واقعات مفسرین نے ذکر کئے ہیں۔

ان دو صفتوں کے ساتھ ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے چونکہ اسکا اقتدار کامل ہے اس لئے وہ کسی وقت بھی تمہاری بدعملی کی سزا دے سکتا ہے لیکن چونکہ اس کی حکمت بھی کامل ہے اس لئے وہی اپنی حکمت سے یہ طے کرتا ہے کہ کس کو کب اور کتنی سزا دینی ہے؟ لہٰذا اگر ایسے کافر فوری طور پر عذاب میں پکڑے نہیں جا رہے تو اس سے یہ سمجھنا حماقت ہے کہ وہ سزا سے ہمیشہ کیلئے بچ گئے۔

درس حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذَالِکَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَ تَارِکُهٗ لِلنَّاسِ. ﴿رواہ مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے جو واقعی اس کا ہے وہ بس تین مدیں ہیں: ایک وہ جو اس نے کھا کر ختم کر دیا دوسرے وہ جو پہن کر پرانا کر ڈالا اور تیسرا وہ جو اس نے راہ خدا میں دیا اور اپنی آخرت کے واسطے ذخیرہ کر لیا اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ بندہ دوسرے لوگوں کیلئے اس کو چھوڑ جانے والا ہے۔ اور خود یہاں سے ایک دن رخصت ہو جانے والا ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ آدمی کے کمائے ہوئے اور جوڑے ہوئے مال میں سے واقعتاً اور حقیقتاً اس کا بس وہی ہے جو اس نے کھانے پہننے کی ضرورت میں یہاں اپنے اوپر خرچ کر لیا، یا راہ خدا میں دے کر آخرت کے واسطے اللہ کے یہاں جمع کر دیا، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ درحقیقت اس کا نہیں بلکہ ان وارثوں کا ہے جن کیلئے وہ اس کو چھوڑے جانے والا ہے۔

دعا کی اپیل

محترم ساجد بھائی کے دادا محترم کافی عرصہ سے سخت علیل ہیں تمام ساتھیوں سے دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔

اداریہ

ساجد خان نقشبندی

ظلم، سربریت، وحشت، درندگی، شقاوت، سنگ دلی، سانحہ سیالکوٹ کو کیا نام دیا جائے کہ الفاظ کا ذخیرہ اس حوالے سے کم پڑنے لگتا ہے۔ اس واقعے کا دردناک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ روح فرسا سانحہ ایسے موسم میں پیش آیا جب رمضان کی روح پرور ساعتیں ہر جانب اپنے جلوے بکھیر رہی تھیں۔ اطلاعات کے مطابق سیالکوٹ کے علاقے حاجی پورہ بن کے رہائشی ایف ایس سی کے طالب علم حافظ قرآن مغیث بٹ اور نویں جماعت کے زیر تعلیم منیب بٹ کا نواحی علاقے بٹر کی کرکٹ گراؤنڈ میں ملزمان سے کرکٹ پر جھگڑا ہوا تھا۔ دونوں بھائی 15 / اگست کو کرکٹ کھیلنے جارہے تھے کہ بٹر کے رہائشیوں نے ڈاکو ڈاکو کا شور مچادیا جس پر مشتعل افراد نے اچانک دھاوا بول کر دونوں کو پکڑ کر مارنا شروع کردیا۔ اس دوران ریسکیو 1122 کی ایمبولینس نے دونوں کو زخمی دیکھ کر مشتعل افراد سے چھڑا کر گاڑی میں بٹھایا اور عمارت کے کمرے میں لے جا کر بند کردیا اور پولیس اہلکاروں کو فون کر کے بلایا۔ اسی دوران مشتعل افراد ریسکیو دفتر کے باہر جمع ہو چکے تھے اور جیسے ہی اہلکار دونوں بھائیوں کو لے کر جانے لگے، انہوں نے پولیس سے دونوں بھائیوں کو چھینا اور پھر وہ کچھ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہیے۔

لوگ اپنے تئیں انہیں ڈاکو سمجھ کر پتھروں، ڈنڈوں سریوں سے حملے کرتے رہے۔ چھوٹا بھائی منیب چند ضربوں کی تاب نہ لا کر چل بسا تو اسے اُٹھا اُٹھا کر اس وقت تک پٹختے رہے جب تک وہ خون سے بھر نہیں گیا۔ بڑا بھائی کافی دیر زندگی کی تگ و دو کرتا رہا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ بڑا بھائی چھوٹے پر لیٹ گیا اور کہا جتنا مارنا ہے مجھے مارلو۔ دونوں بھائی جب دم توڑ گئے تو انہیں ٹریکٹر ٹرالی سے باندھ کر سڑکوں پر گھسیٹا گیا۔ جب ان کا جسم ادھڑ کر رکھ دیا تو ریسکیو کی عمارت کی ٹینکی کے گارڈروں سے انہیں باندھ کر لاشوں پر بھی جوتے اور مکے برسائے۔ اس دوران پولیس افسران کھڑے تماشا دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ ڈی پی او بھی حوصلہ بڑھاتے رہے۔ درندگی کا یہ کھیل 2 گھنٹے جاری رہا اور ملک بھر میں یہ مشہور کردیا گیا کہ ڈاکوؤں کو مارا گیا ہے۔ اس واقعے کی ویڈیو اگر میڈیا کے ذریعے منظر عام پر نہ آتی تو شاید یہ واقعہ دب جاتا مگر ظلم کہاں چھپا رہ سکتا ہے؟ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے سب سے پہلے اس ظلم پر

ازخودنوٹس لیااور ذمہ دار پولیس افسران اور نامزدملزمان کی گرفتاری کا حکم دیا۔ان کے ریمارکس تھے کہ لوگ پہلے ہی بھوکے ننگے مررہے تھے،اب سڑکوں پر بھی مارے جارہے ہیں اور حکومت کو پتا تک نہیں۔پورا ملک سکتے میں آ گیا۔ عدالت عظمیٰ کے ایکشن کے بعد حکومت بھی بیدار ہوئی۔صدر نے واقعے کو پاکستان کی بدنامی کہا۔پنجاب حکومت نے ڈی پی او کی معطلی اور نظر بندی کا حکم جاری کردیا۔واقعے کے 7 دن بعد شریف برادران،وزیر داخلہ اور گورنر سلمان تاثیر نے مقتول بھائیوں کے ورثا سے ملاقات کی۔انہیں تسلی دی اور قاتلوں کو اسی مقام پر پھانسی دلانے کا وعدہ کیا۔ان کی آمد پر مقتولین کی ماں کے تاثرات ہر دل کو مزید دکھی کر گئے۔ ان کا کہنا تھا : ''میری دنیا اجڑ گئی۔ زمین پھٹی نہ آسمان اور آپ اب آرہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ظلم،زیادتی اور دہشت گردی کا ایسا بدترین واقعہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا۔بُر کے دیہاتیوں نے تو ہلاکو خان اور چنگیز خان کو بھی مات دے دی۔ ظاہر ہے اتنا بڑا واقعہ صرف کرکٹ پر جھگڑے سے نہیں ہوسکتا،اس کے پس منظر میں یقیناً کوئی اور کہانی بھی پھڑ پھڑا رہی ہے،لیکن اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ وہ دونوں ڈاکو ہی تھے اور بلال نامی نوجوان کو انہوں نے ہی قتل کیا پھر بھی قاتلوں کے ساتھ ایسا سلوک تو شاید درندے بھی نہ کرتے ہوں گے۔ایسی سفاکی تو شقاوت کی انتہا مچانے والے امریکا سے بھی نہیں دیکھی گئی۔طرفہ تماشا ہے کہ ایسے وقت میں جب سیلاب نے پورے ملک میں تباہی مچا رکھی ہے، گلی گلی توبہ واستغفار کی محفلیں سجانے کی ضرورت ہے۔یہاں ظلم کی بستیاں آباد ہورہی ہیں۔پھر یہ عذاب ہمارے سروں سے کیسے ٹل سکتا ہے؟

یہ درندہ صفت افراد تو یقیناً کسی معافی کے مستحق نہیں کہ یہ معاشرے کا وہ ناسور ہیں جنہیں فوری نہ کاٹ پھینکا گیا تو پورا معاشرہ شدید بے چینی کا شکار ہوجائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ بے حسی کے ریکارڈ توڑنے والے تماشا دیکھنے والوں لوگوں اور پولیس افسران کو بھی عبرت کا نشان بنانے کی ضرورت ہے۔جن پیٹی بند بھائیوں نے نامزد افسران کو فرار کروایا اور بچانے کے لئے ورثا پر دباؤ ڈال رہے ہیں،انہیں بھی ٹھکانے لگایا جائے۔حکمران اپنے عمل سے ثابت کریں،دنیا کو یہ بتائیں کی یہ پاکستانی معاشرے کی تصویر نہیں۔وحشیانہ اقدام کرنے والے یہ چند لوگ ہیں،اصل

پاکستانی تو وہ ہیں جنہوں نے یہ ویڈیو دیکھی تو زاروقطار رو پڑے۔اخبارات کے دفاتر میں رندھی ہوئی آوازوں میں ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا اور یقیناً رمضان کے ان لمحات میں جب دُعائیں قبول ہوتی ہیں وہ قاتلوں کے لیے بددُعائیں کررہے ہوں گے ۔یہ وقت ہے حکمران مقتولین کے لواحقین کے ساتھ کھڑے ہوں اور انہیں بتائیں غم کی یہ گھڑیاں 17 کروڑ پاکستانی بھی آپ کے ساتھ جھیل رہے ہیں۔حکومت کو مظلوم والدین کی آہیں رنگ لانے سے پہلے پہلے ان کی اشک شوئی کرنا ہوگی۔اتنے بڑے ظلم سہنے والے والدین کو دلوں کو ٹھنڈک پہنچانا ہوگی اس ظلم کا تدارک کر کے ہی ہم اللہ کے قہر اور عذاب سے آیندہ محفوظ رہ سکیں گے.....(بشکریہ ضرب مومن)

احتجاج...احتجاج...احتجاج

اہلحق میڈیا سروس سانحہ سیالکوٹ میں دو بھائیوں کے سفاکانہ قتل اور کراچی میں اہلسنت والجماعت سپاہ صحابہ کے کارکنان کی شہادت پر سخت احتجاج اور مذمت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان دونوں واقعات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے ذمہ داران کو فوراً گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سیرت

از محمد محسن حنفی

(قسط ۴)

غارِ حرا میں نویدِ نبوّت

جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس کے قریب پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے شرکیہ اور کفریہ اعمال سے کڑھنے لگے اور خلوت میں غار حرا جا کر اللہ کی مناجات کیا کرتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ آتیں اور غار حرا کے قریب میں ہی قیام فرماتیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سارا رمضان وہاں قیام فرماتے اور اپنے ساتھ کچھ کھانا لے کر جاتے تھے تو دورانِ قیام یتیموں اور مساکین کو وہ کھانا کھلایا کرتے ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ غار حرا میں عبادت میں مصروف تھے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نوید نبوت لے کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور آپ کو سلام کرتے ہوئے کہا کہ ''اے اللہ کے رسول اِس کلام کو کہو ﴿اِقْرَا﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ما انا بقارئ یعنی میں امی ہوں پڑھ نہیں سکتا﴾ تو جبرائیل علیہ السلام نے صدرِ رسول کو گلے لگا کر کہا ''اے رسول اس کلام کو کہو'' رسول اللہ صلی اللہ علی رسولہ وسلم کلام الٰہی کے اُس حصے کو کہہ کر مسرور ہوئے'' (ہادی عالم صفحہ ۷۰ از مفتی ولی رازی مدظلہ العالی) یہاں پر علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ علق کا پہلا حصہ ایک صحیفے کی صورت میں لائے تھے اسی لئے آپ صلی اللہ علی رسولہ وسلم نے فرمایا کہ میں امی ہوں ورنہ زبان سے کہنا امی کے لئے بھی دشوار نہیں کیونکہ امی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے لکھنے پڑھنے کی تعلیم حاصل نہ کی ہو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امی ہونے میں بھی ایک معجزہ اور حفاظت الٰہی تھی وہ اس طرح کہ جب آپ نے نبوت کا دعوی کیا اور قرآن کی آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں تو مشرکین مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کہ معاذ اللہ حضور خود ہی قرآن لکھا کرتے ہیں حالانکہ یہ اعتراض آپ صلی اللہ علی رسولہ

وسلم کے امی ہونے کے سبب دفع ہوا اور مشرکین نے قرآن کو شاعری کہا اور وہ اعتراض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشعار نہ جاننے کے سبب دفع ہوا جیسا کہ اللہ نے وحی نازل کر کے اپنے حبیب کا دفاع کیا اور فرمایا ﴿وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ﴾ (۱) ترجمہ شیخ الہند رحمہ اللہ ''اور ہم نے نہیں سکھایا اس کو شعر کہنا اور یہ اس کے لائق نہیں یہ تو خالص نصیحت ہے اور قرآن ہے صاف'' لہذا اللہ تعالی کا آپ کو امی رکھنا دین اسلام اور حفاظت کے لئے تھا کہ جب کفار و اغیار یہ اعتراض کریں کہ یہ حضور صلی اللہ علی رسولہ وسلم اشعار تیار کر کے لکھتے ہیں (نعوذ باللہ) اور آپ بالفرض اچھے شاعر ہوتے اور لکھنا جانتے ہوتے تو پھر کفار کے اعتراض میں وزن باقی رہتا البتہ مومن کے دل تو حضور پر اعتراض کرنے اور سننے کے لئے متوجہ نہیں ہو سکتے لہذا اللہ نے ان کے اعتراض سے وزن کو نکالنے کیلئے اپنے محبوب کو نہ شعر کہنے کا علم دیا اور نہ ہی لکھنے کا لہذا کفار کا اعتراض انتہائی بوگس ہو کر رہ گیا اور یہ سب شان الہی سے ہوا۔ جب کفار کا اعتراض نہ بن پایا تو حیل حجت کرنے کے لئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ حضور اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اشعار لکھواتے ہیں اور اُس کو معاذ اللہ قرآن کہتے ہیں

(۱) سورۃ یٰس آیت ۶۹

جیسا کہ آج کے دہریہ کا بھی ماننا ہے (۱) تو اصحاب سے اشعار لکھوانے کا جواب بھی اللہ تعالی نے قرآن میں بھی دے دیا اور کہا کہ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (۲) ترجمہ از شیخ الہند رحمہ اللہ: اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندہ پر تو لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور بلاؤ اس کو جو تمہارا مددگار ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔ سو اس آیت میں اللہ تبارک وتعالی کے اس چیلنج سے یہ اعتراض بھی رفع ہو گیا کہ قرآن کے مساوی کوئی کتاب کوئی نہیں لکھ سکتا۔

ورقہ بن نوفل سے ملاقات: اس واقعے کی اطلاع حضور نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دی انہوں نے اس کا ذکر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے کیا جو کہ دور جاہلیت میں اپنی قوم کے غلط عقائد سے بیزار ہو گئے تھے اور عیسائیت قبول کر لی تھی اور انجیل کے عالم تھے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور کو اپنے چچازاد کے پاس لے گئیں تو انہوں نے اپنے پر گذرے حالات بتلائے تو ورقہ بن نوفل نے کہا ''بخدا یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ نے نازل فرمایا تھا کاش میں تو انا ہوتا کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم آپ کو نکال دے گی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ سے پوچھا کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا ہاں! جب بھی کوئی پیغمبر اس طرح کا پیغام لایا جیسا تم لائے ہو تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارا زمانہ پالیا تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا لیکن ورقہ بن نوفل اس کے بعد جلد فوت ہو گئے۔۔۔۔''

(صحیح بخاری باب کیف کان بدء الوحی جلد ا صفحہ ۲)

غار حرا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کی تاریخ: حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی ۲۱ رمضان المبارک کو لائے البتہ مؤرخین کا اختلاف ہے بعض نے کہا ''رجب میں پہلی وحی نازل ہوئی جبکہ اکثر سیرت نگاروں نے اسے ربیع الاول کا مہینہ بتلایا'' صحیح قول جو شواھد سے معلوم ہوتا ہے وہ رمضان ہی ہے جس کی تائید کچھ آیات بھی کرتی ہیں۔

---

(۱) تفصیل کے لئے گوگل سرچ انجن پر ڈاکٹر Keith L Moore لکھ کر دیکھ لیں وہاں ڈاکٹر کے خلاف کوئی مضمون ہو اُس کو پڑھیں تو وہاں دھریہ کا یہ ماننا سمجھ آ جائے گا۔ دراصل ڈاکٹر صاحب ایک ایمبریولوجسٹ ہیں اور وہ اسلام سے بہت متاثر ہیں ان کے نزدیک قرآن نے جو بچہ بننے کا مرحلہ ۱۴۳۰ سال قبل بتلایا ہے وہ ہو بہو آج کی سائنس سے معلوم ہوتا ہے اور بعض خبروں کے مطابق انہوں نے اسلام بھی قبول کر لیا ہے لہذا اس کے شدید ردعمل میں دہریہ قسم کے لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کا رد کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس طرح کے الزام لگائے ہیں جن کا جواب یہاں دیا جا رہا ہے۔

اللہ علیہ وسلم پر بھی اس طرح کے الزام لگائے ہیں جن کا جواب یہاں دیا جارہا ہے۔

(۲) سورۃ البقرۃ آیت ۲۳

۱ ..... شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

۲ ..... اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

۳ ..... اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ

ترجمہ از شیخ الہند رحمہ اللہ:

۱.....مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۵)

۲.....ہم نے اُسکو اتارا شب قدر میں (سورۃ القدر آیت ۱)

۳.....ہم نے اسکو اتارا ایک برکت کی رات میں ہم ہیں کہہ سنانے والے (سورۃ الدخان آیت ۳)

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ عرصہ وحی بند ہوگئی اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ آپ پہلی وحی آنے پر ڈر گئے تھے اور اگر ایسے میں دوسری وحی آتی تو آپ اور زیادہ ڈر جاتے لہذا اللہ نے آپ سے ڈر کو دور فرمانے کے لئے کچھ عرصہ وحی کا سلسلہ روکے رکھا پھر اس کے بعد آپ پر دوسری وحی میں سورۃ المدثر کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ شیخ الہند رحمہ اللہ

اے لحاف میں لپٹنے والے (۱)

کھڑا ہو پھر ڈر سنا دے (۲)

اور اپنے رب کی بڑائی بول (۳)

اور اپنے کپڑے پاک رکھ (۴)

اور گندگی سے دور رہ (۵)

پھر اس کے بعد وحی میں گرمی آ گئی اور پے در پے وحی آنے لگی (صحیح بخاری جلد دوئم صفحہ ۷۳۳)

اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکام الٰہی کو بجالانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے اور دعوت دین اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے سب سے پہلے آپ نے خفیہ طور پر تبلیغ شروع کی جس کی مدت تقریباً تین (۳) سال رہی اس کے بعد آپ نے اہل مکہ میں کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی جس کی مدت تقریباً ۷ سال رہی اس کے بعد آپ نے مکہ کے باہر بھی تبلیغ شروع کی جو ساری زندگی چلتی رہی اور اسلام دور دور تک پھیلتا رہا۔

سب سے پہلے آپ نے اپنی جان پہچان کے لوگوں میں تبلیغ شروع کی جن کے بارے میں آپ آثار خیر دیکھ چکے تھے۔ ان میں سرفہرست حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی زوجہ مطہرہ)، آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، شرحبیل کلبی رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں یہ تمام اول دن ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ (رحمۃ للعالمین جلد ا صفحہ ۵۰)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تک فرمایا

''سارے لوگ اسلام کے امر سے اول اول ڈرے مفر ہمدم مکرم (حضرت ابوبکرؓ) ہر ڈر ور کاوٹ سے دور رہے اور اسی لمحہ اسلام لا کر رسول اللہ کے ہمدم ہوئے'' (ہادیٔ عالم صفحہ ۷۱)

اس امر میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا بعض نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام لیا بعض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا اور بعض نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لیکن ایک امر مسلم ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا لائیں، بچوں میں حضرت علی کرم اللہ وجھہ، غلاموں میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور بڑوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے پانچ لوگ اور اسلام لائے۔ (۱) حضرت زبیر بن عوام

رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (۴) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ (۵) اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (ہادیٔ عالم صفحہ ۱۷ حاشیہ نمبر ۲، ۳، ۴)

اس کے بعد لوگ جوق در جوق خفیہ تبلیغ کے ذریعے اسلام قبول کرتے آئے اور بالآخر اس خفیہ تبلیغ کا پردہ مشرکین مکہ کے سامنے اٹھ گیا۔

صاحب الرحیق المختوم لکھتے ہیں کہ ابتدا میں نماز دو رکعت صبح اور دو رکعت شام کی نماز فرض تھی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاَبْکَارِ﴾

ترجمہ شیخ الہندؒ: اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں شام کو اور صبح کو (سورۃ الغافر آیت ۵۵)

اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی طرح آپ کے صحابہ واقعہ معراج سے قبل قطعی طور پر نمازیں پڑھتے تھے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ سورج کیطلوع اور غروب ہونے سے پہلے ایک ایک نماز فرض تھی۔

(الرحیق المختوم صفحہ ۱۱۰)

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین سال تک خفیہ تبلیغ کے فرائض انجام دیتے رہے اس دوران قریش کو اجمالا اس کی خبر ہوتی رہی لیکن انہوں نے اسکی طرف کوئی توجہ نہ دی اس طرح تین سالہ تبلیغ بغیر کسی رکاوٹ کے چلتی رہی۔ لیکن جب مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی

﴿وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾

ترجمہ شیخ الہندؒ: اور ڈر سنا دے اپنے قریب کے رشتہ داروں کو (سورۃ الشعراء آیت ۲۱۴)

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

''یعنی اوروں سے پہلے اپنے اقارب کو تنبیہ کیجئے۔ کہ خیر خواہی میں ان کا حق مقدم ہے اور ویسے بھی آدمی کی صداقت وحقانیت اقارب کے معاملہ سے پرکھی جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری حضرت نے سارے قریش کو پکار کر سنا دیا اور اپنی پھوپھی تک اور اپنی بیٹی تک اور چچا تک کو کہہ سنایا کہ اللہ کے ہاں اپنی فکر کرو۔ خدا کے ہاں میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا۔''

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھل کر تبلیغ کرنے کا حکم مل گیا ہے اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھل کر تبلیغ کا کام کیا۔

جب اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیل کے لئے بنی ہاشم کو جمع کیا اور ان کو پیغام حق سنایا تو ابولہب نے کہا: ''دیکھو یہ تمہارے چچا اور چچازاد بھائی ہیں بات کرو لیکن نادانی چھوڑ دو اور یہ سمجھ لو کہ تمہارا خاندان سارے عرب سے مقابلے کی تاب نہیں رکھتا اور میں سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ تمہیں پکڑ لو۔ پس تمہارے لئے تمہارے والد کا خانوادہ ہی کافی ہے اور اگر تم اپنی بات پر قائم رہے تو یہ بات آسان ہے کہ قریش کے سارے قبائل تم پر ٹوٹ پڑیں اور باقی عرب قبیلے بھی انکی امداد میں پیش پیش رہیں۔ پھر میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص تم سے زیادہ اپنے والد کے خاندان کے لئے شر کا باعث ہو'' اس پر آپ خاموش رہے۔ (فقہ السیرۃ صفحہ ۷۷)

اس کے بعد آپ اپنے خاندان کے افراد کو جمع کرتے اور تبلیغ کرتے اس پر ابولہب وغیرہ اظہار برہمی کرتے یہاں تک کہ ایک دفعہ ابولہب نے کہہ دیا کہ ''خدا کی قسم یہ برائی ہے اس کے ہاتھ دوسروں سے پہلے تم خود ہی پکڑ لو'' لیکن حضرت ابوطالب مسلمان نہ ہونے کے باوجود کہنے لگے کہ ''خدا کی قسم جب تک جان میں جان ہے ہم انکی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) حفاظت کرتے رہیں گے'' (فقہ السیرۃ صفحہ ۸۸)

صحیحین میں بھی اس آیت کے بعد دعوت تبلیغ کا ذکر ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ

''جب آیت ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کو آواز لگانی شروع کر دی اے بنی فہر اے بنی عدی یہاں تک کہ سب اکٹھے ہو گئے اور حتی کہ کوئی آدمی خود نہ جا سکتا تھا تو

اپنا قاصد بھیج دیا کہ دیکھیں کیا معاملہ ہے؟ غرض قریش آ گئے۔ ابولہب بھی آ گیا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں تم کو خبر دوں کہ ادھر وادی میں شہسواروں کی جماعت ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتی ہے تو کیا تم میرا اعتبار کرو گے؟۔ لوگوں نے جواب دیا ''ہم نے آپ کو سچ کہتے ہی دیکھا ہے'' تو آپ نے فرمایا ''تو میں تمہیں سخت عذاب سے خبردار کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اس پر ابولہب نے کہا ''تو سارا دن غارت ہو تو نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا؟'' اس پر سورہ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ﴾ نازل ہوئی۔

(بخاری جلد۲ صفحہ ۷۰۲، مسلم جلد ا صفحہ ۱۱۴، تفسیر ابن کثیرؒ، تفسیر ابن جریرؒ وغیرہ)

MAYMAR TRUST
معمار ٹرسٹ

غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور مصیبت زدہ افراد کا قابل اعتماد سہارا

حالیہ بارش و سیلاب متاثرین

20 ہزار افراد کو امدادی خدمات فراہم

متاثرہ افراد کو تیار کھانا۔ خوراک۔ خیمے۔ لباس۔ طبی امداد اور رہائش فراہم کی گئی

آفت زدہ علاقے

پشاور	کوہاٹ	مردان	چارسدہ	نوشہرہ	صوابی	سوات	بونیر	شانگلہ	دیر	باجوڑ	مہمند
خیبر	اورکزئی	کرم	ٹانک	ڈیرہ اسماعیل خان	لکی مروت	بنوں	لوئر دیر	اپر دیر	چترال	سوات	شانگلہ

معمار ٹرسٹ کے زیر اہتمام متاثرہ علاقوں میں بارش متاثرین کے لیے امدادی خدمات کا سلسلہ جاری ہے

اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کیجئے معمار ٹرسٹ کا ساتھ دیجئے

متاثرین کی امداد کیلئے اولین ضروریات

رہائشی خیمہ 10x10	خیمہ برائے تقسیم 14x14	خیمہ برائے مسجد 30x30	کیمپ سلیپنگ	
12 ہزار روپے	5 ہزار 500 روپے	30 ہزار روپے	900 روپے	
جنریٹر	پلاسٹک ترپال 4x6	خوراک	میڈیکل اخراجات	بستر
80 ہزار روپے	900 روپے	ایک ماہ کا خوراک متاثرہ 8 ہزار روپے	ایک ماہ کا میڈیکل کیمپ کے اخراجات 20 تا 25 ہزار روپے	ایک عدد مکمل بستر 300 روپے

متاثرہ مریضوں کو طبی خدمات فراہم کیجئے!

- فیلڈ ہسپتال کا ماہانہ خرچ: 8 تا 10 لاکھ روپے
- ایک موبائل میڈیکل کا کیمپ خرچ: 20 تا 25 ہزار روپے
- میڈیکل کیمپ کا یومیہ خرچ: 40 تا 50 ہزار روپے

متاثرہ مریضوں کی طبی امداد کے لیے تعاون کیجئے

ایمبولینس سروسز، فیلڈ ہسپتال، میڈیکل کیمپس اور موبائل میڈیکل کے اخراجات میں حصہ لیجئے! علاج کے منتظر متاثرہ مریضوں کو سہارا دیجئے

شہید و متاثرہ مساجد کی تعمیر کیجئے!

حالیہ بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مسجد کے جزوی نقصان کی مرمت کے اخراجات کم از کم 1 لاکھ 50 ہزار تا 2 لاکھ روپے

شہید مسجد کی مکمل تعمیر کے اخراجات کم از کم 20 تا 30 لاکھ روپے

مسجد کی تعمیر یا مرمت میں ایک یا ایک سے زائد افراد بھی حصہ لے سکتے ہیں

شرعی فریضے کی تکمیل میں حصہ لیجئے! جنت میں محل تعمیر کیجئے!

اپنے اور اپنے پیاروں کی لیے صدقہ جاریہ کا اہتمام کیجئے

متاثرین کو بھی رمضان کی خوشیوں اور برکتوں میں شریک کیجئے

رمضان خوراک پیکیج

1	آٹا	25 کلوگرام	1
2	چاول	5 کلوگرام	2
3	دال چنا	5 کلوگرام	3
4	گھی	3 کلوگرام	4
5	دال مونگ	2 کلوگرام	5
6	کھجوریں	2 کلوگرام	6
7	چینی	2 کلوگرام	7
8	دال ماش	1 کلوگرام	8
9	چائے	1/2 کلوگرام	9
10	دال مسور	1/4 کلوگرام	10
11	نمک	1 کلوگرام	11
12	مرچ	1.5 کلوگرام	12
13	ہلدی	1 عدد	13
14	صابن	2 پیکٹ	14
15	ماچس	1 پیکٹ	15
16	صابن کپڑے دھونے کا	2 عدد	16
17	صابن نہانے کا	2 عدد	17
18	ٹوتھ پیسٹ	2 عدد	18
19	ٹوتھ برش	2 عدد	19

ماہ مبارک میں اپنے لیے اور اپنے عزیزوں کے لیے زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب حاصل کیجئے!

معمار ٹرسٹ کا افطاری پروگرام

رمضان المبارک میں شہر کے چوکوں، چوراہوں پر ٹریفک جام کی وجہ سے گھروں تک نہ پہنچ سکنے والے افراد اور خاص طور پر حالیہ بارشوں کے متاثرین کے لیے معمار ٹرسٹ نے افطاری پروگرام ترتیب دیا ہے

ایک افطاری کا مجموعی خرچہ 30 روپے

ٹرسٹ کے افطاری پروگرام میں حصہ لیجئے اور ڈھیروں اجر و ثواب کمایئے

معمار ٹرسٹ کا عید ریلیف پروگرام

معمار ٹرسٹ کے پاس رجسٹرڈ بیوہ خواتین اور خصوصاً حالیہ بارش و سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی وہ خواتین جو بیوہ ہو چکی ہیں، انہیں ٹرسٹ کی طرف سے عید الفطر کے موقع پر عید ریلیف پیکیج دیا جا رہا ہے

نقد رقم 3 ہزار روپے	3 عدد سوٹ 1 عدد جوتے
بچگانہ سوٹ 4 عدد	بچگانہ جوتے 4 عدد

پیکیج کی مجموعی مالیت 4 ہزار روپے

عید ریلیف پیکیج میں حصہ لیجئے بیوہ خواتین کو بھی عید کی خوشیوں میں شریک کیجئے

معمار ٹرسٹ کو دیئے جانے والے تمام عطیات درج ذیل بینک اکاؤنٹ میں جمع کروائیے یا نیچے دیئے گئے نمبروں پر رابطہ کیجئے

مرکزی رابطہ

محمد فیصل اکاؤنٹ نمبر: 01180200800026 میزان بینک گلشن معمار برانچ کراچی

0321-2000775

طارق منصور اکاؤنٹ نمبر: 0118994011000621 برانچ کوڈ: MCB 1553 گلشن معمار برانچ کراچی

بحریہ کراچی	آرچرڈ روڈ کوئٹہ	صادق پلازہ لاہور	گلبرگ لاہور	ڈیفنس لاہور	
0322-2953231	0321-8045069	0321-7150331	0321-8888680	0322-4413387	
گلشن اقبال کراچی	شمس آباد راولپنڈی	ڈیز ٹریڈ سینٹر پشاور	نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان	کمرشل سینٹر گھنٹہ گھر ملتان	
0321-2622389	0313-5383497	0322-7770601	0321-6336566	0321-6397484	
سٹی روڈ سرگودھا	مین بازار ساہیوال	آفتاب سٹیل مارکیٹ گوجرانوالہ	گلشن عثمان رحیم یار خان	چنیوٹ بازار فیصل آباد	
0321-6018171	0321-6950003	0321-6418196	0308-7477143	0321-7693142, 0321-6986255	

شوال کے احکام

liketruth بھائی

جب آپ یہ تحریر پڑھ رہے ہونگے تو عید آچکی ہوگی اور مہمان رمضان الوداع ہو چکا ہوگا۔ عید روزے داروں کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے تحفہ ہے اور رمضان کا افطار ہے جس طرح ہر روزے کا افطار مغرب پر ہوتا ہے اسی طرح رمضان کا مہینہ جو کہ صوم کا مہینہ ہے عید اس کا افطار ہے جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ نے ایک عید کو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا اور فرمایا ﴿ان هذين يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم فطركم من صيامكم والآخر يوم تأكلون فيه من نسككم ﴾ یعنی ''دو دن ہیں جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ایک یوم فطر جو کہ تمہارا افطار ہے اور دوسرا (عید قرباں کو) جس دن تم قربانی (کا گوشت) کھاتے ہو''

(صحيح مسلم باب نهى عن صوم ؛، يوم الفطر ويوم الاضحى، رقم الحديث ٢٧٢٧)

ماہ شوال میں انسان پر ایک عمل واجب ہے اور ایک عمل مستحب جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ ذیل میں ہم دونوں کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

(۱) صدقہ فطر ادا کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقہ فطر لوگ نماز عید سے پہلے ادا کریں'' (صحیح ابوعوانہ الحدیث ۲۲۴۲) اور علماء کو فرماتے سنا ہے کہ ''جب تک انسان صدقہ فطر ادا نہیں کرتا اس وقت تک انسان کے روزے آسمان پر رکے رہتے ہیں'' لہذا ہم کو چاہیئے کہ ہم یہ صدقہ ادا کر کے اپنے روزوں کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ صدقہ فطر اللہ نے اس لئے فرض کیا کہ امت کے غریب لوگوں کی بھی عید کا سامان ہو جائے لیکن افسوس ہے کہ آج کل اکثر لوگ صدقہ فطر نہیں ادا کرتے۔

(۲) ماہ شوال میں چھ روزے رکھنا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر

(تخریج: صحیح مسلم؛ کتاب الصیام، باب باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان رقم الحدیث ۱۱۶۴، ابوداؤد؛ کتاب الصوم، باب فی صوم ستۃ ایام من شوال رقم الحدیث ۲۴۳۵، ترمذی؛ کتاب الصوم، باب فی صیام ستۃ ایام من شوال رقم الحدیث ۷۶۴)

ترجمہ؛ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اسکے بعد شوال کے (مہینے میں کسی بھی دن چاہے پے در پے یا الگ الگ دن) چھ روزے رکھے، وہ ایسا ہے گویا اس نے زمانے بھر کے روزے رکھے۔

لہذا اگر اس مہینے میں کسی طرح چھ روزے رکھ لئے جائیں تو یہ فضیلت بھی حاصل ہو جائیگی انشاء اللہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دعا کی اپیل

ہمارے فورم کے ایک محترم ممبر ڈاکٹر انیس بھائی کے والد محترم کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ تمام ساتھیوں سے انیس بھائی کے والد کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے خصوصی دعاؤں کی اپیل ہے۔

بارگاہ رسالت ﷺ میں

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

〈از مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ〉

ایک ملاقات میں مرحوم نے فرمایا ایک بار زیارت بیت اللہ سے فراغت کے بعد دربار رسالت میں کرامت کا ظہور ہوا ہے کہ ایک ہندی نوجوان نے جب بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر صلوۃ وسلام پڑھا تو دربار رسالت سے ''وعلیکم السلام یاولدی'' کے پیارے الفاظ سے اس کو جواب ملا۔ مولانا مرحوم نے فرمایا اس واقعہ کو سن کر قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔ مزید خوشی کا سبب یہ تھا کہ یہ سعادت ایک نوجوان کو حاصل ہوئی۔ وہ تڑپ اٹھے اور اس ہندی نوجوان کی جستجو شروع کی تا کہ اس محبوب بارگاہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو سکوں اور خود اس واقعہ کی بھی تصدیق کرلوں تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ وہ ہندی نوجوان سید حبیب اللہ مہاجر مدنی کا فرزند ارجمند ہے۔ مرحوم نے فرمایا کہ سید صاحب موصوف سے ایک گونہ تعارف وتعلق بھی تھا۔ گھر پہنچا، ملاقات کی، اپنے دوست کے سعادت مند سپوت ہندی نوجوان کو لے کر ایک گوشہ تنہائی میں چلا گیا۔ تنہائی پا کر اپنی طلب وجستجو بتایا اور واقعہ کی تصدیق کی۔ ابتداء میں خاموشی اختیار کی لیکن اصرار کے بعد کہا ''آپ نے جو سنا صحیح سنا''۔ یہ واقعہ بیان فرمانے کے بعد مولانا مرحوم نے فرمایا سمجھے کہ یہ ہندی نوجوان کون تھا؟ یہی تمہارے استاذ **''مولانا حسین احمد مدنی''** تھے۔

(واقعات وکرامات اکابر علمائے دیوبند ص ۴۵۰، ۴۵۱)

بریلوی معترض پر خدا کا غضب
بجواب
دیوبندیوں کے غوث اعظم رشید احمد گنگوھی کا شجرہ نسب

ساجد خان نقشبندی

ایک جاہل رضاخانی کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے نسب میں قاضی پیر بخش (والد کی طرف سے) اور فرید بخش (والدہ کی طرف سے) کے نام آتے ہیں اور شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے نام رکھنے والے مسلمانوں کو شرک میں مبتلا ہونے کو کہا ہے۔۔لہٰذا حضرت گنگوہی صاحب کے دادا اور نانا مشرک ہوئے اور وہ نجیب الطرفین ایوبی نہ ہوئے اس لئے ان کا شجرہ بچانے کیلئے تقویۃ الایمان سے بیزاری ضروری ہے۔(مخصلہ)

دراصل یہ اعتراض رضاخانی مذہب کے حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی نے اپنی کتاب جاء الحق اور مولوی نصیر الدین سیالوی نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے موصوف نے بغیر حوالہ دئے ان کا مواد سرقہ کیا ہے اور پھر اس کو اپنے نام سے شائع کر دیا پھر اس پر لاف وگزاف بھی کرتے ہیں۔۔تف ہے ایسی دیانت پر۔مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم خود اس مذہب کے حکیم الامت کی عبارت آپ کے سامنے نقل کر دیں تا کہ ان کی ذہنی پستی کا بھی آپ لوگوں کو اندازہ ہو جائے اور اس کے بعد تفصیلی جواب ملاحظہ فرمائیں۔

لطیفہ: تقویۃ الایمان میں علی بخش پیر بخش غلام علی مدار بخش عبدالنبی نام رکھنے کو شرک کہا مگر تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۳ میں رشید احمد صاحب کا شجرہ نسب یوں ہے مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت ابن قاضی پیر بخش ابن غلام حسین

ابن غلام علی ۔اور ماں کی طرف سے نسب نامہ یوں لکھا ہے رشید احمد ابن کریم النساء بنت فرید بخش ابن غلام قادر ابن محمد صالح ابن غلام محمد ۔دیوبندی بتائیں کہ مولوی رشید احمد صاحب کے خاندانی بزرگ مشرک مرتد تھے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا؟ اگر تھے تو مرتد کی اولاد حلالی ہے یا حرامی ۔﴿جاء الحق ص ۳۸۷﴾

جواب

لاحول ولا قوۃ الا باللہ شیطان اور اس کی اولاد سے پناہ ۔۔مفتی احمد یار گجراتی کی ذریت خبیثہ سے ہمارا سوال ہے کہ اگر ماں باپ یا دادا نانا کے مشرک اور کافر ہونے سے اولاد حرامی ہو جاتی ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر کیا فتوی ہے۔۔؟؟؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب

ابو عبد اللہ البخاری محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ بن **بردزبہ**

بردزبہ کے بارے میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ ''پارسی'' مجوسی تھے۔۔ ﴿سیر اعلام النبلاء ج ۱۲ ص ۳۹۱﴾

بریلویوں لگاؤ امام بخاری پر فتوی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ وہ بھی ثابت النسب اور حلالی نہ تھے ..... ہے اتنی ہمت ۔۔۔؟؟؟؟

پیر مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم کا شجرہ نسب

قارئین مولوی احمد رضا خان اپنی کتاب ''احکام شریعت'' میں لکھتا ہے کہ:

نظام الدین محی الدین تاج الدین اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسمی کا معظم فی الدین ہونا نکلے جیسے **شمس الدین** بدر الدین نور الدین **فخر الدین** شمس الاسلام محی الاسلام بدر الاسلام وغیرہ ذالک سب کو علمائے کرام نے سخت ناپسندیدہ

رکھا اور مکروہ وممنوع رکھا۔ ﴿احکام شریعت، ص ۹۸﴾

اب ذرا پیر مہر علی شاہ صاحب کا شجرہ نسب بھی ملاحظہ فرمالیں:

سید مہر علی شاہ ابن سید نذر دین شاہ ابن سید غلام شاہ ابن سید روشن دین ابن سید عبدالرحمٰن نوری ابن سید عنایت اللہ ابن سید غیاث علی ابن سید فتح اللہ ابن سید اسد اللہ ابن سید **فخر الدین**۔۔۔۔

اور پھر آگے چل کر **تاج الدین**۔۔اور والدہ کی طرف سے نسب میں سید **صدر الدین** کا نام آتا ہے۔۔

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ احمد رضا خان نے اسکو سخت ناپسند مکروہ کہا اور مطلق مکروہ حرام پر بولا جاتا ہے۔۔تو کیا پیر صاحب کے آباؤ اجداد نے ایک حرام کام کو حلال سمجھ کر کیا اور کیا حرام کو حلال سمجھنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟ اگر ہاں تو کیسے؟۔۔اگر نہیں تو پیر صاحب کے نسب کے بارے میں کیا فتوی ہے کہ آیا وہ معاذ اللہ حلالی رہے یا حرامی۔۔۔؟؟؟ ان کے آباؤ اجداد فاسق فاجر تھے یا مشرک؟۔۔۔اور کافر یا مسلمان؟۔۔۔

بریلویوں۔۔اب بتاؤ پیر صاحب کو نجیب الطرفین سید ثابت کرنے کیلئے احمد رضا خان کی کتابوں پر تین حرف بھیجنے پڑیں گے یا نہیں؟

احمد رضا خان کا فتوی اور بریلوی ملاں کے ماں باپ کا ایمان

اسی احکام شریعت میں احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

لوگوں سے دیکھئے کیا اپنی اولاد کا نام شیطان ملعون رافضی خبیث خوک وغیرہ رکھنا گوارا کریں گے؟ ہرگز نہیں تو قطعا معنی اصلی کی طرف لحاظ باقی ہے پھر کس منہ سے اپنے آپ اور اپنی اولاد کو نبی کہلواتے ہیں کیا کوئی مسلمان اپنا یا اپنے بیٹے کا نام رسول اللہ خاتم النبیین یا سید المرسلین نام رکھنا روا رکھے گا؟ حاشا وکلا۔ پھر محمد نبی، احمد نبی، **نبی احمد** کیونکر روا ہو گیا یہاں تک کہ بعض خدا ناترسوں کا نام نبی اللہ سنا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کیا رسالت وختم نبوت کا ادعاء حرام ہے اور **نری نبوت کا حلال؟ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے ناموں کو تبدیل کر دیں۔**

﴿احکام شریعت، ص ۹۴، ۹۵﴾

اس عبارت سے معلوم ہوا **نبی احمد** نام رکھنا حرام ہے اس کا تبدیل کرنا ضروری ہے یہ نام رکھنا گویا نبوت کا دعوی کرنا ہے۔۔

اب اٹھاؤ عبدالحکیم شرف قادری کی کتاب ''تذکرہ اکابر اہلسنت'' کھولو اس کا ص ۵۲ جس پر اس نے اپنی جماعت کے ایک بزرگ کا تعارف دیا ہے جس کا نام

خواجہ نبی احمد

بریلوی جاہل معترضین بتائیں کہ کیا نبی احمد کے والدین نے اپنے بیٹے کیلئے نبوت کے دعوے کو پسند کیا۔۔؟؟؟ کیا انھوں نے حضور ﷺ کے نام کی توہین نہ کی۔۔؟؟؟ اگر نہیں تو کیسے۔۔؟؟ اگر ہاں تو کیا نبی احمد صاحب کے والدین مسلمان رہے۔۔؟؟؟ اور بدون تجدید ایمان ونکاح ان کی ہمبستری زنا خالص اور اولاد ولد الحرام ہوئی یا نہ ہوئی۔۔۔؟؟؟

یا تو جواب ہاں میں دو یا اپنے مولویوں اور ان کے والدین کو حلالی اور مسلمان ثابت کرنے کیلئے احمد رضا خان کی کتاب پر لعنت بھیجو اور آپ ہی کی زبان میں

غرض دو گونہ عذاب است جان مجنوں را

بلائے صحبت لیلےٰ و فرقت لیلےٰ

بریلوی ہمارے سوال کا جواب دیں

اگر ماں باپ یا دادا نانا کے مشرک ہونے سے اولاد حرامی ہو جاتی ہے جیسا کہ احمد یار گجراتی نے کہا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پر کیا فتوی ہے جن کے ماں باپ مشرک تھے۔۔۔؟؟؟؟

مقدس ہستیوں کے نسب میں مشرکانہ نام

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ہیں اور حضور ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت طیبہ طاہرہ سیدہ آمنہ خاتون کے شجرہ نسب میں ''عبدمناف'' کا نام آتا ہے جو ''مناف'' بت کی نسبت سے رکھا گیا تھا۔

☆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ۔۔اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ورقہ ابن نوفل کے سلسلہ نسب ''عبدالعزی'' سے جاملتا ہے اور ''عزی'' بت کا نام تھا۔

☆ حضرت خواجہ ابوطالب کا اصل نام ''عبدمناف'' تھا ان کے بیٹے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

☆ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح ابولعاص بن ربیع بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی سے ہوا۔

☆ ام المومنین سودہ رضی اللہ تعالی عنہا بنت زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر۔۔۔

☆ ام المومنین ام حبیبہ بنت ابوسفیان بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی۔

غرض فہرست طویل ہے یہ چند مقدس ومکرم ہستیوں کے شجرے میں نے نقل کردئے ہیں۔۔۔اب احمد یار گجراتی کی ذریت ناپاک جس میں شان اسلم بھی شامل ہے ہمیں جواب دیں کہ ہم تمہارے قائم کردہ اصول کے تحت ان پر کیا فتوی لگائیں۔۔۔؟؟؟؟

بریلویوں کچھ تو شرم کرو کہ تمہارے ان گستاخ قلموں سے کیسی کیسی مقدس شخصیات پر حرف آرہا ہے۔۔۔دراصل تمہارا حقیقی مقصد بھی اسلام کی انہی مقدس ہستیوں پر نکتہ چینی کرنا ہوتا ہے مگر عوام کے خوف وڈر سے نام علمائے اہلسنت کا لیتے ہو۔

دراصل قارئین کرام یہ بریلوی حضرات کا محض افتراء ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے یہ فتوی دیا ہے کہ پیر بخش یا فرید

بخش نام رکھنے والا مشرک اور مرتد ہوجاتے ہیں بلکہ ان کی بات کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ عام طور پر ہندوستان کے معاشرے میں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بیٹا فلاں بزرگ نے دیا ہے یہ فلاں نے پھر انہی کی نسبت سے لوگ اپنی اولاد کی نسبت ان زبرگان دین کی طرف کرتے ہیں اس لئے ایسے ناموں میں چونکہ شرک کا شائبہ ہے اس لئے اس سے پرہیز لازم ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو بھی یہ نام رکھے گا اسکا عقیدہ یہی ہوگا بلکہ بعض اوقات عرف کی وجہ سے بھی لوگ اس قسم کے نام رکھ لیتے ہیں حالانکہ ان کے معنی یا مراد کی طرف ہرگز ان کا دھیان نہیں ہوتا جیسا کہ احمد رضا خان نے کہا کہ میں نے خود بعض لوگوں کا نام رسول اللہ سنا حالانکہ کوئی بھی یہ نام اس وجہ سے نہیں رکھتا کہ وہ معاذ اللہ حقیقت میں اللہ کا رسول ہے۔

غرض ان کا مقصد صرف بطور تہدید و تنبیہ کے تھا کہ اس قسم کے ناموں میں شرک کا شائبہ موجود ہے اس لئے نہ رکھے جائیں نہ یہ کہ رکھنے والا ہی مرتد کافر اور مشرک ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنے والا کافر ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والا یہودیت اور نصرانیت پر مرنے والا ہے۔تو علماء نے ان احادیث کی تشریح میں یہی کہا کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ مسلمان مشرک یا کافر یا یہودی ہوجاتا ہے بلکہ یہ قول صرف بطور توبیخ و تہدید کے ہے۔

ہم نے مختصراً اپنی معروضات پیش کردیں ہیں۔جب فریق مخالف کی طرف سے اس کا کوئی جواب الجواب آئے گا تو انشاءاللہ مزید وضاحت کی جائے گی۔

اپیل

اہلحق کے تمام غیور اور دردِ دل رکھنے والے ساتھیوں سے اپیل ہے کہ وہ سیلاب زدگان کی بھرپور مدد کریں۔۔اور بڑھ چڑھ کر ان سے تعاون کریں

الداعی الی الخیر ارسلان شکیل عفی عنہ خادم اہلحق میڈیا سروس

قصر خانیت (بریلویت) میں زلزلہ برپا کردینے والی ویب سائٹ

تمام تر پابندیوں ، بندشوں اور سازشوں کے باوجود ایک بار پھر آپ کے سامنے

www.RazaKhaniMazhab.com

بریلوی مذہب کے گستاخانہ، شرکیہ، اور کفریہ عقائد دیکھنے کیلئے ہماری سائٹ کا وزٹ کریں

اگر آپ کے ذہن میں بریلوی ملاؤں کے بیانات یا کتابوں کی وجہ سے علمائے اہلسنت والجماعت کے بارے میں کوئی اشکال یا اعتراض ہے تو ہمیں

kalahazrat@gmail.com

پر ارسال فرمائیں اگر اعتراض معقول اور زبان شائستہ ہوئی تو انشاءاللہ جلد سے جلد جواب دیا جائے گا بریلوی حضرات بھی رجوع کر سکتے ہیں

علامہ ابن القیم اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

از محمد محسن حنفی

ہمارے پاک و ہند کے غیر مقلدین نے ہر طرف واویلا مچا رکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو صرف سترہ حدیث یاد تھیں جس کی حقیقت حافظ خان بھائی اپنی ایک پوسٹ میں عیاں کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا پورا مذہب قیاس پر مبنی ہے اور وہ احادیث صحیحہ پر بھی قیاس کو غالب رکھتے تھے۔ لہذا ہم نے ذیل میں علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ کی تصنیف اعلام الموقعین سے ایک پورا باب نقل کیا ہے جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ احادیث صحیحہ پر قیاس کو مقدم رکھنا تو درکنار احادیث ضعیف کو بھی قیاس سے مقدم رکھتے تھے۔ یہاں ابن القیم رحمہ اللہ کی عبارت پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فریق مخالف یعنی غیر مقلدین کے نزدیک ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ غیر مقلد تھے۔ حالانکہ صحیح قرائن سے ثابت ہے کہ غیر منصوص مسائل میں وہ حنبلی تھے اور اکثر اپنی کتب سمیت خود اعلام الموقعین میں اصحاب احمد کے اقوال مسائل کی تائید میں کثرت سے جمع کئے ہیں جس کی تفصیل میرے اگلے مضمون ''علامہ ابن القیم الجوزی اور تقلید'' میں آپ دیکھیں گے۔ چنانچہ علامہ ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب اعلام الموقعین میں رقم طراز ہیں۔

﴿الباب : تقديم ابى حنيفه الحديث الضعيف على القياس﴾ فقدم ابو حنيفة حديث القهقهة فى الصلوة على محض القياس ، وأجمع أهل الحديث على ضعف؛ وقدم حديث الوضوء بنبيذ التمر على القياس وأكثر أهل الحديث يضعّفه، وقدّم حديث؛ ''اكثر الحيض عشرة أيّام'' فإن [الدم] الاذى تراه فى اليوم العاشر، وقدم حديث :'' لا مهر أقل من عشرة دراهم'' وأجمعوا على ضعفه بل بطلانه على محض القياس، فإن بذل الصداق معاوضة فى مقابل بذل البُضع، فما تراضيا عليه جاز قليلا كان أو كثيرا (اعلام الموقعين جلد ٢ صفحه ٥٦)

ترجمہ؛ ﴿باب: امام ابوحنیفہ کا قیاس پر ضعیف حدیث کو ترجیح دینا﴾ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے نماز میں قہقہ مارنے سے نماز ٹوٹنے والی حدیث کو محض قیاس پر ترجیح دیا حالانکہ علمائے حدیث کا اس کے ضعف پر اجماع ہے (اور قیاس بھی یہی

کہتا کہ وضو نہیں ٹوٹنا چاہیئے کیونکہ اصول کے مطابق آگے پیشاب کی جگہ اور پیچھے پاخانے کی جگہ سے کچھ خارج ہو تب ہی وضو ٹوٹتا ہے جبکہ قہقہ مارنے سے ان دونوں جگہ سے کچھ نہیں خارج ہوا لہذا قیاس کا تقاضہ تو یہ تھا کہ امام صاحب اس سے نماز اور وضو نہ ٹوٹنے پر فتوی دیتے لیکن انہوں نے یہاں قیاس پر ضعیف حدیث کو ترجیح دیا۔۔از ناقل)؛ اور نبیذ التمر (کھجور کو کچھ دن پانی میں بھگو کر رکھ دینے سے ایک قسم کی شراب بن جاتی ہے اس کو نبیذ التمر کہتے ہیں) سے وضو کرنے کی حدیث کو قیاس پر ترجیح دیا جبکہ اکثر علمائے حدیث نے اس کی تضعیف کی ہے، حدیث ''اکثر حیض دس روز تک ہوتا ہے'' جب خون گیارہویں دن دیکھا جائے تو وہ حیض نہیں کو مقدم رکھا (حالانکہ عقل لڑائی جائے تو گیارہویں دن بھی خون ہی تو نکلا تو کیا وجہ کے دس دن وہ حیض تھا اور گیارہویں دن حیض نہیں لیکن امام صاحب نے ضعیف حدیث کو قیاس پر مقدم رکھا۔۔از ناقل) اور مقدم رکھا قیاس پر حدیث کہ مہر دس درھم سے کم نہیں ''جبکہ اس کے ضعف اور باطل ہونے پر اجماع ہے، اور سچ بات تو یہ ہے کہ یہ (مہر) معاوضہ ہے بضع (عورت کی شرمگاہ) کے بدلے تو پھر اس میں کیا ترا ضیا ہے کہ وہ کم ہو یا زیادہ؟

اب ہم اپنے غیر مقلد بھائیوں سے پوچھنے کی جسارت کرتے ہیں کہ کیا علامہ ابن القیم رحمہ اللہ غلط فرما رہے ہیں؟ یا ان کو وہم ہوا ہے؟ کیا یہ مسائل فقہ حنفی کے نہیں ہیں جو علامہ صاحبؒ نے بیان کیے ہیں؟ اگر نہیں تو احادیث سے ثابت کیجئے کہ یہ علامہ صاحبؒ کا یہ قول غلط ہے ورنہ اپنی آخرت کی فکر کیجئے۔

غیر مقلدوں کا گمراہ کن عقیدہ

اور اللہ تعالی کا چہرہ، اور آنکھ، اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ اور پہلو اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔ معاذ اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(تاریخ اہلحدیث ص ۴۳۲، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، ہدیۃ المہدی، ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

شیعہ مذہب کی مستند کتب میں اہل بیت کی روایات کی تعداد
ایک تحقیقی جائزہ

مولانا حافظ محمد خان صاحب مدظلہ العالی

شیعہ مذہب کی مستند کتب میں اہل بیت کی روایات کا جائزہ لیا جائے اور اس کے بالمقابل اہل سنت کی کتب میں اہل بیت کی روایات کو دیکھا جائے تو آپ کو عجیب وغریب تفاوت نظر آئے گا، آل اہل بیت کی احادیث جس پر شیعہ اپنے دین کی بنیاد کا دعوی رکھتے ہیں، روایات کے باب میں شیعہ مذہب کی مستند ومعتمد کتابیں چار ہیں،

〈 الکافی .. من لا یحضر الفقیہ .. التھذیب .. الاستبصار 〉

اور اہل سنت کی کتب حدیث وروایات بہت ہیں لیکن چند یہ ہیں،

(صحیح البخاری .. صحیح مسلم .. سنن الترمذی .. سنن النسائی .. سنن ابوداود .. سنن ابن ماجہ مسند احمد .. سنن الدارمی)

شیعہ مذہب کی کتب میں آپ ﷺ کی روایات •

شیعہ کی روایات ان مذکورہ بالا کتب میں تقریبا (چوالیس 44 ہزار) یا کچھ زیادہ ہیں، اور ان (چوالیس 44 ہزار) روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کا مجموعہ (چھ سو چوالیس 644) روایات ہیں، اور عجیب بات یہ ہے کہ شیعہ مذہب کی مستند کتاب (الکافی) اور اس کی آٹھ 8 جلدوں میں (سولہ 16 ہزار) سے زائد روایات ہیں، لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کی تعداد صرف بیانوے (92) ہے، اگرچہ ان سب روایات کی اسانید میں اشکال واعتراض ہے کیونکہ شیعہ کی روایات میں سب مجہول لوگ ہوتے ہیں، خیر ہمارا مقصد صرف روایات کا جائزہ لینا ہے، باقی شیعہ روایات کا مبنی بر کذب ہونا ایک واضح چیز ہے،

شیعہ مذہب کی کتب میں حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی روایات •

شیعہ مذہب کی ان مذکورہ چار مستند کتب میں حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی بالکل کوئی بھی روایت نہیں ہے

،جب کہ اہل سنت کی مذکورہ بالا کتب میں حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی گیارہ (11 روایات) ہیں،جن میں سے آٹھ 8 روایات مسند امام احمد میں ہیں۔

شیعہ مذہب کی کتب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات •

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد شیعہ کتب میں چھ سونوے (690) ہے تقریبا،اور اہل سنت کی مذکورہ بالا کتب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد پندرہ سو تراسی (1583) ہے،جن میں سے صرف مسند امام احمد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد آٹھ سو چار (804) ہے،یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد جو مسند احمد میں موجود ہیں وہ شیعہ مذہب کی مذکورہ بالا کتب سے زیادہ ہے،

شیعہ مذہب کی کتب میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی روایات •

شیعہ مذہب کی ان مذکورہ چار مستند کتب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد اکیس (21) ہے،اور اہل سنت کی مذکورہ بالا کتب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد پینتیس (35) ہے،جن میں سے اٹھارہ (18) روایات مسند احمد میں موجود ہیں،

روایات الحسین بن علی رضی اللہ عنہ •

شیعہ مذہب میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق جو مبالغہ آراء اور غلو موجود ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے، لیکن شیعہ نے ان سے صرف سات (7) روایات نقل کی ہیں،جب کہ اس جلیل القدر صحابی کی روایات اہل سنت کی کتب میں تینتالیس (43) ہے،جن میں سے اٹھارہ (18) روایات مسند احمد میں موجود ہیں،

دیگر اھل بیت کی روایات کی تعداد اھل سنت کی کتب میں •

صحیح البخاری

امام بخاری رحمہ اللہ نے زین العابدین رحمہ اللہ سے پچیس (25) احادیث روایت کیں،اور اتنی روایات حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بھی ہیں۔

صحیح مسلم

امام مسلم رحمہ اللہ نے زین العابدین رحمہ اللہ سے پندرہ (15) اور امام باقر رحمہ اللہ سے انیس (19) اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے سترہ (17) احادیث روایت کیں، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نو (9) احادیث روایت کیں۔

سنن الترمذی

امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام باقر رحمہ اللہ سے تیئیس (23) اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے بیس (20) احادیث روایت کیں، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بائیس (22) اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے انیس (19) احادیث روایت کیں، لہذا اس حساب کے مطابق امام باقر رحمہ اللہ کی روایات سنن ترمذی میں زیادہ ہیں۔

سنن النسائی

امام نسائی رحمہ اللہ نے امام باقر رحمہ اللہ سے چھپن (56) اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے چوالیس (44) احادیث روایت کیں، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بائیس (22) اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ستائیس (27) احادیث روایت کیں۔

سنن ابی داود

امام ابوداود رحمہ اللہ نے امام باقر رحمہ اللہ سے سترہ (17) اور زین العابدین رحمہ اللہ سے گیارہ (11) اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے بھی گیارہ (11) احادیث روایت کیں، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گیارہ (11) اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پندرہ (15) احادیث روایت کیں، لہذا اس اعتبار سے امام باقر رحمہ اللہ کی روایات زیادہ ہیں۔

سنن ابن ماجه

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے امام باقر رحمہ اللہ سے چوبیس (24) اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے انیس (19) اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سولہ (16) اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے تیئیس (23) احادیث روایت کیں۔ لہذا اہل سنت کی کتب میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجموعہ روایات دوسو دس (210) ہے، اور امام باقر رحمہ اللہ کی مجموعہ روایات دوسو انتیس (229) ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ شیعہ کا اہل بیت کے ساتھ محبت وعقیدت کا دعوی جھوٹا ہے اور جو کچھ جھوٹ شیعہ نے اہل بیت کی طرف منسوب کیا ہے اہل بیت اس سے بری ہیں، اور اہل بیت کے ساتھ حقیقی محبت وعقیدت رکھنے والے اہل سنت ہی ہیں، مذکورہ بالا تفصیل سے یہ واضح ہوگیا کہ اہل بیت کے ساتھ شیعہ کا کتنا تعلق ہے اور اہل سنت کا کتنا تعلق ہے، اور اس سے شیعہ کا یہ الزام بھی دور ہوگیا کہ اہل سنت معاذ اللہ اہل بیت رسول کے دشمن ومخالف ہیں

(جاری ہے۔۔۔)

MAYMAR TRUST معمار ٹرسٹ غریبوں یتیموں بیواؤں اور مصیبت زدہ افراد کا قابل اعتماد سہارا

آزمائش کی اس گھڑی میں ٹرسٹ آپ کی امانتیں مستحقین تک پہنچا رہا ہے

اب تک 20 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج ومعالجہ | 500 متاثرین کو خیمہ بستی میں رہائشی سہولیات فراہم | 50 ہزار افراد میں غذائی اجناس تقسیم | 30 ہزار سے زائد متاثرین میں تیار کھانا تقسیم



متاثرہ علاقوں میں امدادی خدمات جاری! یہ سب کچھ بہت کم ہے! ابھی کام بہت باقی ہے! آگے بڑھیے اور زندہ قوم ہونے کا ثبوت دیجئے!

اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کو پہنچئے! رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سامان کیجئے!

رہائشی خیمہ (بارہ افراد کی فیملی) 10x10	خیمہ برائے مسجد/مدرسہ 14x14	خیمہ برائے مسجد 30x30	کیمپ سلیپنگ	جنریٹر	پلاسٹک ترپال 4x6	خوراک	میڈیکل اخراجات	بستر
12 ہزار روپے	5 ہزار 500 روپے	30 ہزار روپے	900 روپے	80 ہزار روپے	900 روپے	ایک ماہ کا خوراک بشمول 8 ہزار روپے	ایک وزٹ، ایک میڈیکل کیمپ کے اخراجات 20 تا 25 ہزار روپے	ایک عدد مکمل بستر 300 روپے

مرکزی رابطہ 0321-2000775 0300-8203550 | یونیورسٹی روڈ گلشن اقبال کراچی 0321-2622389 | ناظم آباد کراچی 0322-2953231 | آر چ روڈ کوئٹہ 0321-8045069

معمار ٹرسٹ کو عطیات بذریعہ بینک اکاؤنٹ بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ محمد فیصل اکاؤنٹ نمبر: 01180200800026 میزان بینک گلشن معمار براچی کراچی | طارق منصور اکاؤنٹ نمبر: 01189940110006 MCB 1553 براچی کوڈ گلشن معمار براچی کراچی

بدبودار نظام

پکار: مولانا محمد اسلم شیخوپوری

شاید قارئین میں سے بعض نے ایسے ہولناک مناظر دیکھے ہوں مگر اس عاجز نے دل دہلا دینے والا ایسا منظر آج تک نہیں دیکھا تھا۔ مجھے جب کمپیوٹر کی اسکرین پر یہ منظر دکھایا گیا تو میں نمناک آنکھوں کے ساتھ بہت دیر تک گم سم بیٹھا رہا۔ لگتا تھا مجھے ہاٹ اٹیک ہو جائے گا۔ اگر خونیں رشتہ نہ ہونے کے باوجود میرا یہ حال تھا تو ان والدین کا کیا حال ہوگا جن کے یہ جگر گوشے تھے؟ جنہوں نے انہیں پندرہ سے انیس سال تک پالا پوسا۔ ان کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کی۔ خود حالات کے تھپیڑے سہ کر انہیں زمانے کی گرم سرد ہواؤں سے بچاتے رہے۔ والدین کا تو معاملہ ہی جدا ہے کہ ان کے دل میں اولاد کے لیے جو جذبات پائے جاتے ہیں، ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مجھے یقین ہے کہ قیامت کا یہ منظر اگر کسی ایسے شخص کو دکھایا جائے جس کا دل سخت ہو گیا ہو اور اس پر کوئی وعظ اور نصیحت اثر نہ کرتی ہو تو وہ بھی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکے گا۔ اگر یہ منظر ان غیر مسلموں اور غیر پاکستانیوں کو دکھایا جائے جو اپنے دل میں اسلام اور پاکستان کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہوں تو ایک بار تو ان کے دل میں نفرت کا جوار بھاٹا ضرور اُٹھے گا۔ درندگی اور بہیمیت کی حدود سے تجاوز کرتی ہوئی اس کہانی کے آغاز اور انجام پر ایک نظر تو ڈالیے۔

ایک مؤمنہ بہن کے دو بھائی ہیں۔ اتفاق سے اس بہن کا نام بھی مؤمنہ ہے۔ یہ نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ اس بچی کے والدین اپنی اولاد کے لیے ایمانی تشخص کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ دونوں بھائیوں میں سے ایک نویں کلاس کا طالب علم ہے اور دوسرا گیارہویں کا۔ ایک کی عمر پندرہ سال ہے اور دوسرے کی انیس سال۔ دونوں صحت مند بھی ہیں اور خوبصورت بھی۔ رمضان کا مہینہ ہے اور وہ دونوں روزے سے ہیں۔ سحری کھا کر اور نماز پڑھ کر وہ کھیلنے کے لیے قریبی محلے میں جاتے ہیں۔ وہاں جھگڑا ہوتا ہے۔ گولی چلتی ہے۔ ہجوم میں سے ایک شخص ہلاک اور دوسرا زخمی ہو جاتا ہے۔ پولیس آتی ہے اور دونوں کو گرفتار کر کے لے جاتی ہے۔ متاثرہ پارٹی آتی ہے اور انہیں پولیس

کے قبضے سے چھڑا کر لے جاتی ہے، بلکہ صحیح تر بات یہ ہے کہ پولیس خود ہی انہیں چند مشتعل افراد کے حوالے کر کے تماشا دیکھنے کے لیے ان کے ساتھ پل پڑتی ہے۔ دونوں بھائیوں کے پاؤں مضبوط رسی سے باندھ کر غصے اور انتقام سے دیوانہ ہو جانے والا ہجوم ان پر پل پڑتا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں پتھر ہے اور کسی ہاتھ میں ڈنڈا۔ ان میں بچے بھی ہیں اور جوان بھی۔ ادھیڑ عمر کے تماشائی بھی نظر آتے ہیں۔ مارنے والے نہیں دیکھتے کہ چوٹ کہاں لگ رہی ہے؟ سر سے پاؤں تک پورا جسم ان کے نشانے پر ہے۔ زمین پر گرے ہوئے جسموں پر دونوں ہاتھوں سے یوں ڈنڈے برسائے جاتے ہیں جیسے مزدور چٹان توڑنے کے لیے ہتھوڑے برساتے ہیں یا جیسے دھوبی میلے کچیلے کپڑوں کو پٹڑے پر پٹختا ہے۔ ایک سور ما تھک جاتا ہے تو دوسرا تازہ دم وحشی آگے بڑھتا ہے اور جسم کی ساری توانائی بازوؤں میں جمع کر کے مشقِ ستم ڈھاتا ہے۔ دونوں بھائیوں کو پورے جسم سے خون بہنے لگتا ہے۔ وہ زندگی کی بھیک مانگتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ دیتے ہیں، مگر کسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ زندگی سے مایوس ہو کر وہ ایسی سنسناتی گولی کی صورت میں موت کا سوال کرتے ہیں کو چراغ زندگی جلد از جلد گل کر دے، مگر ان کی یہ درخواست بھی رد کر دی جاتی ہے۔

سفاکی کی یہ داستان ایک مصروف سڑک کے کنارے رقم ہو رہی ہے۔ راہ چلتے مسافر ہجوم دیکھ کر کچھ دیر کے لیے رکتے ہیں۔ رقصِ بسمل دیکھتے اور چل پڑتے ہیں۔ تماشائیوں میں قانون کے رکھوالے اور عوام کے جان مال کے محافظ بھی شامل ہیں، مگر کسی کو ظالموں کا ہاتھ روکنے کی جرات نہیں ہوتی۔ دونوں بھائیوں میں سے چھوٹا تو آدھے گھنٹے میں ہی چل بستا ہے کہ بچوں کو جلد سو جانے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑا مسلسل دو گھنٹے دھوبی پٹڑا بنا رہتا ہے۔ تماشائیوں کے چہرے دیکھ کر لگتا ہے وہ ایک دلچسپ کھیل سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ بعض کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بھی ہے۔ رومن اکھاڑوں کی کتابی کہانیاں یاد آجاتی ہیں جہاں انسان اور درندے کے مابین ہونے والے خونیں کھیل سے رومی امرا لطف اندوز ہوتے تھے۔ جب درندہ زخموں سے چُور انسان کی تکا بوٹی کر دیتا تھا تو تماشائیوں کی تالیوں اور پُر جوش نعروں سے اسٹیڈیم گونج اُٹھتا تھا۔ منظر تو سیالکوٹ میں بھی وہی تھا مگر یہاں

درندے کا کردار کلمہ گو مسلمان ادا کر رہا تھا۔ جب زخموں سے چُور سسکتے، تڑپتے بھائیوں کی سانس کا رشتہ ٹوٹ گیا تو ان کی آنکھیں خنجر سے نکال دی گئیں اور ان کے بے جان لاشوں کو بیچ چوراہے کھمبے پر لٹکا دیا گیا۔ سنگباری اور قہقہہ زنی کا سلسلہ یہاں بھی جاری رہا۔ پھر ان لاشوں کو ٹریکٹر ٹرالی پر رکھ کر پورے محلے میں گھمایا گیا۔ جب تماشائیوں کی زنبیل میں اذیت، سفاکیت، درندگی اور تحقیر کا کوئی حربہ باقی نہ رہا تو انہوں نے اپنی ٹرالی کو ''پاک'' کرنے کے لیے دونوں لاش کو اوندھے منہ چلتے روڈ پر گرا دیا۔

اس المناک سانحے پر باشعور عوام میں نفرت، غصے، خوف، غم اور عدم تحفظ کی ملی جلی کیفیت پائی جاتی ہے۔ ہر چینل پر یہ ویڈیو بار بار دکھائی جا رہی ہے اور تجزیہ نگار اس پر اپنے اپنے انداز میں تبصرے کر رہے ہیں۔ کالم نگاروں کا بھی یہی حال ہے۔ ''الا بلا بر گردن ملا'' جیسی ذہنیت رکھنے والوں کو اس میں سارا قصور مولوی کا نظر آتا ہے۔ یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ ستمگروں کے ٹولے میں کوئی باریش شخص شامل نہ تھا ورنہ ریش اور اصحاب ریش پر ملک اور بیرون ملک وہ چاندی ماری کی جاتی کہ ان کے لیے منہ چھپانا مشکل ہو جاتا۔ داڑھی والوں کو مجرم ثابت کرنے کے لیے کسی عقلی اور نقلی دلیل کی ضرورت نہیں۔ مارشل لا کی فسطائیت ہو یا جمہوریت کی لوٹ مار۔ خودکش حملے ہوں یا بموں کے دھماکے۔ مہنگائی کا طوفان ہو یا چوروں ڈاکوؤں کا سیلاب۔ فرقہ واریت کے جن کی حشر سامانی ہو یا رائج الوقت نظام سے مایوس انسانوں کی جناتی سفاکیاں بعض دانشوروں کو ہر سانحہ، ہر حادثہ اور ہر واقعہ کے پیچھے مُلّا کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ صرف افغانستان ہی نہیں پاکستان کے کوہ و دمن سے بھی مُلا کو نکال دیا جائے۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ ان دانشوروں کے فرمودات عالیہ سن کر یوں محسوس ہوتا ہے اگر پاکستان میں مُلا نہ رہا تو شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔ خودکش حملوں کو لوگ بھول جائیں گے۔ فرہاد دودھ کی نہریں کھودے گا جس سے تلخ اور شریں دونوں سیراب ہوں گے۔ ہر چیز اونے پونے میں فروخت ہوگی۔ جبکہ کچھ دانشوروں کا خیال ہے یہ سب کچھ ضیاء الحق کا کیا دھرا ہے۔ نہ وہ مجرموں کو کوڑے لگواتا نہ ہی عوام کو تشدد کا سبق ملتا۔ اگر ہماری تاریخ میں ضیاء الحق نہ ہوتا تو ہماری معیشت اور معاشرت پر پوری دنیا رشک کرتی۔ امن اور تحفظ کی ایسی فضا ہوتی کہ زیورات سے

لدی پھندی کوئی حسین وجمیل خاتون کراچی سے اکیلی سفر کر کے لاڑکانہ پہنچ جاتی مگر نہ اسے کوئی میلی نظر سے دیکھتا نہ کسی کے دل میں لوٹ مار کا وسوسہ پیدا ہوتا۔

یہ بھانت بھانت کی بولیاں تو ہیں مگر کوئی نہیں کو جرات اظہار کا ثبوت دیتے ہوئے کہہ سکے یہ سب کچھ اس بدبودار اور بوسیدہ نظام کے برگ وبار ہیں جو بے گناہ کمزور کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیتا ہے اور دسیوں انسانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے والے کو تخت پر بٹھا دیتا ہے۔ یہ نظام مکڑی کا وہ جالا ہے جو بے زر کو جکڑ لیتا ہے اور صاحبِ زر اپنے چھلنکیا سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اس نظام کے زیر سایہ ساٹھ سال گزرنے والوں کے دل میں یہ بات راسخ ہو چکی ہے کہ ہمیں انصاف نہ انتظامیہ سے مل سکتا ہے نہ عدلیہ سے۔ حکمرانوں سے نہ بیورو کریسی سے۔ اس نظام نے جو سب سے بڑا ڈھایا ہے وہ یہ ہے کی عوام کو اخلاقی طور پر تباہ کر دیا ہے۔ ہم اخلاق کی انتہائی نچلی سطح پر زندگی گزار رہے ہیں۔ سانحہ سیالکوٹ تو ہماری سڑی ہوئی دیگ کا ایک چاول ہے ورنہ نجانے اس سے بھی زیادہ تشدد اور سربریت کے کتنے سانحات ہیں جو ہمارے گلی کوچوں میں رونما ہو چکے ہیں۔ آپ کو خانیوال کے نواح میں پیش آنے والا وہ واقعہ یاد نہیں جہاں ایک باپ نے اپنے بیٹوں کے ساتھ مل کر حقیقی اور زندہ بیٹی کا قیمہ بنا دیا تھا اور اپنی درندگی کا آغاز اس نے پیروں سے کیا تھا۔ آپ جنوبی پنجاب کے گاؤں کا وہ سانحہ بھول گئے جب ایک زمیندار نے بیوہ اور اس کی بیٹیوں کو ننگا کر کے سرعام ناچنے پر مجبور کیا تھا اور پھر ان پر اپنے پالتو کتے چھوڑ دیے تھے۔ آپ کو جامعہ حفصہ کی ان معصوم بچیوں کی یاد نہیں ستاتی جنہیں زہریلی گیس کے ذریعے تڑپا تڑپا کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ آج سیلاب سے تباہ ہونے والے مکانات پر ہم دل گرفتہ ہیں اور ان کی تعمیر نو کے لیے از حد فکر مند بھی ہیں مگر بستیوں، شہروں اور مکانوں کی تعمیر سے کہیں زیادہ اہمیت تعمیرِ اخلاق کی ہے۔ تعمیر اخلاق کے لیے ہمیں رائج الوقت ظالمانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔ جب تک یہ نظام باقی ہے سیالکوٹ جیسے سانحات پیش آتے رہیں گے۔ تحقیقاتی کمیشن بنتے رہیں گے۔ لیڈرانِ کرام بیانات بھی داغیں گے۔ وقتی طور پر پکڑ دھکڑ اور معطلیاں بھی ہوں گی مگر دھارا وہیں بہتا رہے گا جہاں ساٹھ سال سے بہہ رہا ہے۔

سانحہ سیالکوٹ کے مظلوم شہید بھائیوں کی فریاد

ہم کو نہ مارو ظالمو! ہم نے کیا کچھ بھی نہیں
آئے تھے گھر سے کھیلنے بس اور تو کچھ بھی نہیں
ہم نہیں ڈاکو یہ کیسے بتلائیں آپ کو ہم
مار کر ہم کو کیا ملے گا آپ کو؟؟ کچھ بھی نہیں
کیا دیکھ کر ہم کو لگتا ہے کہ ہم ڈاکو ہیں؟؟
میرے سینے میں ہے قرآن اور چھوٹا ہے اب تک نادان بس اور تو کچھ بھی نہیں
اے پولیس والو! ہم بھی کسی ماں کے لخت جگر ہیں
کچھ تو تم کرلو فکر اورتو کچھ بھی نہیں
ماں میری کے باغ میں بس ہم تین ہی تو پھول ہیں
ایک چھوٹی بہن اور دو ہم بھائی بس اور تو کچھ بھی نہیں
ظلم اس حد تک کیا کہ مار ہی دیا ہمیں
خدا ہی کرے اب انصاف ہمارا، دنیا کرے گی کچھ بھی نہیں
مٹی پر تڑپتا رہا قرآن کا قاری
اور محو تماشہ کھڑی رہی امت ساری
لگتا ہے کہ وہ مجمع اسلام نہیں تھا
مجمع میں کھڑا کوئی مسلمان نہیں تھا

مجرم ہی سہی صاحب ایمان تھا آخر
کافر بھی ہو تو، پھر بھی وہ انسان تھے آخر
ارض بریں لرزا ہے کوئی شور برپا ہے
مولا کی عدالت میں کسی ماں کی صدا ہے
رو رو کے فلک کہتا رہا اہل زمیں کو
یہ ظلم گوارا نہیں یثرب کے امیں کو
کہتے ہوئے تھمتی نہیں آنکھوں کی روانی
اقبال ترے دیس کی گلیوں کی کہانی

اقبال ترے شہر میں

یہ جو ظلم ہوا.....

یہ کچھ کم نہ تھا.....

نہ زمین پھٹی، نہ آسمان گرا.....

منیب و مغیث کا تھا قصور کیا؟.....

ملی انھیں کس جرم کی سزا؟.....

اقبال ترے شہر میں.....

کیا ایک بھی صاحب درد نہ تھا؟؟؟؟؟